OPEN ACCESS

Al-Marjān Research Journal

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan

المرجان ریسرچ سنٹر، لاہور

HEC HJRS

ہائیرایجوکیشن کمیشن پاکستان سے Y کیٹیگری منظور شدہ

Open Access
Al-Marjān
Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

A Critical Analysis of Electoral Strategy of JUI in Context of Religious Politics

مذہبی سیاست کے تناظر میں جمعیت علماء اسلام کی انتخابی حکمتِ عملی کا تنقیدی جائزہ

Authors Details

1. **Dr. Muhammad Sohail Ahmad** (Corresponding Author)
   Theology Teacher, School Education Department Bhakkar, Punjab, Pakistan.
   Email: **drmsohailahmad@gmail.com**
2. **Dr. Muhammad Zubair Hassan**
   School Education Department Punjab, Pakistan.

Citation

Ahmad, Dr. Muhammad Sohail, and Dr. Muhammad Zubair Hassan." A Critical Analysis of Electoral Strategy of JUI in Context of Religious Politics."*Al-Marjān Research Journal* 3,no.4, Oct-Dec (2025): 133−144.

Submission Timeline

Received: Sep 10, 2025
Revised: Sep 21, 2025
Accepted: Oct 08, 2025
Published Online: Oct 15, 2025

Publication & Ethics Statement

Article QR

Published by *Al-Marjān Research Center*, Lahore, Pakistan.

© The Authors. No conflict of interest declared.
This is an open access article distributed under the terms of the **Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).**

CC BY

ADL ASIAN DIGITAL LIBRARY | INDEX COPERNICUS INTERNATIONAL | ISSN INTERNATIONAL STANDARD SERIAL NUMBER INTERNATIONAL CENTRE | HJRS HEC Journal Recognition System | DRJI Directory of Research Journal Indexing

A Critical Analysis of Electoral Strategy of JUI in Context of Religious Politics

مذہبی سیاست کے تناظر میں جمعیت علماء اسلام کی انتخابی حکمتِ عملی کا تنقیدی جائزہ

☆ ڈاکٹر محمد سہیل احمد ☆ ڈاکٹر محمد زبیر حسن

Abstract

In the field of politics, it is very important for the parties to awaken the political mindset in the community in order to accept their constitutional manifesto, because it is impossible to choose the right leadership unless there is awareness among the people about politics. Religious political parties, like other political parties, are at the forefront of raising awareness of political thought in the society by ensuring manpower through their manifestos. Religious parties have been successful in mobilizing any section of the population to vote. In religious political parties JUI is famous parties which was established in 1945. Allama Shabbir Ahmad Usmani is the founder of Jamiat Ulema-e-Islam. He has always struggled for the implementation of Islam since the establishment of Pakistan. JUI is distinguished from other religious parties in terms of success and activity and Jamiat members have been raising the issue of implementation of Islam in the parliament. In the constitutional and legal context, it is important for political parties to participate in elections according to the prevailing electoral political system in Pakistan and to try to shape the state according to their mission after gaining power in the country. Achieving government through unconstitutional measures always leads to failure. At the same time, its representation in the House through electoral politics and its role in resolving national issues is also important. In this article electoral politics of JUI was reviewed.

Keywords: Religious politics, Islamization, Electoral politics, Jamiat Ulema-e-Islam

تعارف موضوع

جمعیت علماءِ اسلام (جے یو آئی) 1945ء میں علامہ شبیر احمد عثمانی کی قیادت میں قائم ہوئی، جو جمعیت علماءِ ہند سے اخذ شدہ دیوبندی مکتبِ فکر کی نمائندہ جماعت تھی۔ قیامِ پاکستان کے بعد نفاذِ اسلام کو آئینی دائرے میں لانے کی جدوجہد اس کا بنیادی مقصد رہا۔ یہ مقالہ 1947ء سے 2018ء تک جے یو آئی کی انتخابی حکمتِ عملی کا مذہبی سیاست کے تناظر میں تنقیدی جائزہ پیش کرتا ہے۔ 1962ء کے انتخابات میں پابندی کے باوجود نظم العلماء کے پلیٹ فارم سے کامیابی، 2002ء میں متحدہ مجلس عمل (ایم ایم اے) کی فتح اور 2013-2018ء کے آزادانہ و اتحادی مرحلے اس کی موافقتِ حال کی عکاسی کرتے ہیں۔ madaris نیٹ ورک، سیکولرازم کے خلاف بیانیہ اور پارلیمانی آواز اس کی طاقت رہے، مگر فرقہ وارانہ تقسیم اور پشتون-دیوبندی دائرے تک محدود رہنا اس کی کمزوری۔ مستند دستاویزات، منشورات اور پارلیمانی ریکارڈ سے ثابت ہوتا ہے کہ جے یو آئی نے غیر آئینی راستوں کی بجائے انتخابی عمل سے اسلامائزیشن کو ممکن بنایا۔ یہ مطالعہ مذہبی جماعتوں کے لیے اتحادِ امت اور پالیسی گہرائی کی اہمیت اجاگر کرتا ہے۔

☆ معلم الٰہیات، شعبہ سکول ایجوکیشن بھکر، پنجاب، پاکستان۔

☆ شعبہ سکول ایجوکیشن پنجاب، پاکستان۔

1857ء کی جنگِ آزادی کے بعد علماءِ ہند نے مسلمانوں کی سیاسی وفکری رہنمائی کے لئے ملکی سیاسی عمل میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا اور تمام مکاتب فکر نے سیاسی شعور کی بیداری کے لیے جدوجہد کی بالآخر 1919ء میں جمعیت علماءِ ہند کی بنیاد رکھی گئی۔ جمعیت علماء ہند مسلمانوں کے تمام مسالک کی مشترکہ و متفقہ جماعت تھی جس میں علمائے دیوبند، علمائے بریلوی، علمائے اہل حدیث اور دیگر مکاتب فکر کے علماء کرام شامل تھے۔[1] چونکہ جمعیت علماءِ ہند مسلم لیگ کی تقسیم ہند کے فارمولے سے متفق نہیں تھی جس پر علامہ شبیر احمد عثمانی کی کوششوں سے جمعیت علماء اسلام کی بنیاد 26 اکتوبر 1945 کو رکھی گئی۔ اس لیے کہا جاتا ہے کہ جمعیت علمائے ہند سے اخذ شدہ پاکستان کے حامی علما دیوبند کی نمائندہ جماعت ہے۔[2]

جمعیت علماء اسلام ایک منظم مذہبی سیاسی جماعت ہے جو قیامِ پاکستان سے نفاذِ اسلام کے لیے جدوجہد کر رہی ہے۔ قیامِ پاکستان کے بعد سے جمعیۃ علماء اسلام سیاسی اور دعوتی میدان میں نفاذِ شریعت کے لیے ہر محاذ پر کوشاں ہے۔ اس لیے جمعیۃ علماء اسلام سے منسلک طبقہ اقامت دین کے ساتھ سیاسی طور پر اسلام کے بول بالا کے لیے کوشش کرتا ہے۔ کیونکہ ملک میں رائج طریقہ کار کو اپنائے بغیر کسی ریاست کو اسلام کے اصولوں میں ڈھالنا ممکن نظر نہیں آتا۔ اس لیے انتخابی سیاست میں حصہ لینا وقت کی ضرورت ہے۔ جمعیت کے اس نظریہ کو علامہ شبیر احمد عثمانی کو بانیِ جماعت نے ان الفاظ میں بیان کیا۔

> "خواہ اربابِ اقتدار ہمارے ساتھ کچھ ہی برتاؤ کریں ہم اس کوشش سے کبھی دست بردار نہیں ہو سکتے کہ مملکت پاکستان میں اسلام کا وہ دستور آئینی اور وہ نظام حکومت تشکیل پذیر ہو جس کی روسے اس بات کا موثر انتظام کیا جائے کہ مسلم قوم اپنی زندگی اسلام کے انفرادی و اجتماعی تقاضوں اور اسلامی تعلیمات کے مطابق جو قرآن و سنت سے ثابت ہوں مرتب ومنظم کر سکے"۔[3]

اس بیانیہ کے تناظر میں جمعیۃ علماء اسلام ہر غیر اسلامی قانون سازی، سیکولر اور لبرل طبقات کے نظریات کی فکر مقابلہ کرتی نظر آتی ہے۔

جمعیت علماء اسلام قیام پاکستان سے عصر حاضر تک عملی سیاسی کی حکمتِ عملی پر یقین رکھتے ہوئے ہر انتخابی عمل میں شریک رہی ہے۔ جمعیت کا موقف ہے کہ جب تک ایوان میں نمائندگی نہیں ہوگی اس وقت تک نفاذِ اسلام کی جدوجہد ناممکن ہے اور نہ ہی غیر اسلامی قوانین کے خلاف کوئی موثر اقدامات کیے جاسکتے ہیں کیونکہ ملک میں ایک قانونی طریقہ کار موجود ہے جس پر عمل سے ہی اہداف کا حصول ممکن ہے۔ اس لئے وہ انتخابی سیاست کے ذریعے ایوان میں اپنا کردار ادا کرنا چاہتی ہے۔ مولانا فضل الرحمن امیر جمعیت فرماتے ہیں کہ

> "قوتیں اس بات پر متفق ہیں کہ دینی قوتوں کو ملکی سیاست سے باہر دھکیل دیا جائے اور یہی مغرب کی خواہش ہے نہ ان کی بہت پرانی خواہش ہے لیکن یہ ان کے بس میں نہیں تھا آج ان کو وہ حالات مل گئے ہیں جن میں وہ دینی جماعتوں کو قومی سیاست کے دھارے سے ہٹانا چاہتے ہیں ایسے حالات میں ہم نے اپنے مستقبل کو ایک نئے ندازمیں تراشا ہے اور ہم چونکہ

---

[1] Akbarī, Maulānā Doktor ʿAbd al-Ḥakīm. *Asāṭīn-i Millat: Mūʾassasīn va Qāʾidīn-i Jamʿiyyat ʿUlamāʾ 1919 ta 2017*. Karāchī: Muftī Maḥmūd Academy, n.d., 12.

[2] Faḍl Allāh, Qāḍī. *Jamʿiyyat ʿUlamāʾ Islām: Taʿrīf aur Taʿāruf*. Swābī: Maktaba Shaykh al-Hind, 2017, 15.

[3] Hazarvī, Maulānā Muḥammad Sharīf. *Jamʿiyyat ʿUlamāʾ Islām ke Aghrāḍ va Maqāṣid Qurʾān va Sunnat kī Roshnī men*. Lāhaur: Jamʿiyyat Publications, 2011, 10.

ابھی تک انتخابی سیاست میں ہیں انتخابات لڑنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم اسمبلی تک پہنچنا چاہتے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ہم حکومت میں جانا چاہتے ہیں' اگر ہم حکومت کے خلاف محاذ آرائی اور شدید ترین پالیسی اختیار کرتے ہیں تو پھر اس کا فائدہ ایک ایسے مدمقابل کو جاتا ہے جو نظریاتی لحاظ سے حکومت سے مختلف نہیں ہے"۔[4]

جمعیت علماء اسلام اپنے اس مؤقف کے دفاع اور ملک میں نفاذِ اسلام کے نعرہ کے ساتھ پاکستانی سیاست میں حصہ لینے والی اولین مذہبی جماعتوں میں سے ہے جس نے قرارداد مقاصد سے لے کر 1973ء کی آئین سازی تک ایوان کی کاروائی میں حصہ لیا اور اپنا نقطہ نظر ایوان اقتدار تک پہچانے کی کوشش کی ہے۔ دینی سیاست کے تناظر میں دیکھا جائے تو جمعیت علماء اسلام ایک بالغ سیاسی جماعت ہے جس نے ہر پلیٹ فارم پر وقت کے تقاضوں کے مطابق سیاست کی ہے اور نفاذِ اسلام کے حوالے سے مذہبی طبقہ کی آواز کو ایوان میں بخوبی پہنچایا ہے۔ یہ ایک غور طلب بات ہے کہ وقت کے ساتھ جمعیت علماء اسلام کے ووٹ بنک میں اضافہ اور کامیابی کے تناسب میں کمی واقع ہوئی ہے جس کے محرکات کا مطالعہ کرنا بھی ضروری ہے۔ اس لیے جمعیت علماء اسلام کی انتخابی سیاست کا معروضی مطالعہ وقت کی ضرورت ہے اس مقالہ میں جمعیت کی مختلف ادوار میں انتخابی حکمتِ عملی اور کامیابی وناکامی کا مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔

مبحثِ اول: نظم العلماء کا قیام

1958ء میں جنرل ایوب خان کے مارشل لاء کے بعد تمام سیاسی جماعتوں کو کالعدم قرار دیا گیا۔ اس پر جمعیۃ علماء اسلام بھی کالعدم ہو گئی تو جماعت کے سیاسی زعماء نے مئی 1959ء میں ملتان میں اجلاس بلایا اور مولانا احمد علی اور مفتی شفیع کی صدارت میں مشاورتی اجلاس میں نظم العلماء کا قیام عمل میں لایا گیا[5] تاکہ حکومت وقت کی کارکردگی پر نظر رکھی جاسکے اور غیر اسلامی اقدامات پر آواز بلند کی جاسکے۔ نظم العلماء نے لاہور میں کنونشن منعقد کیا اور سیاسی میدان میں طاری سکوت کو توڑا اور تحفظ مدارس دینیہ کے لیے کام کیا اور وفاق المدارس کی بنیاد رکھنے کے ساتھ ساتھ مارشل لاء پر دباؤ ڈالا تاکہ دستور پاکستان کو اسلامی تعلیمات کے سانچے مین ڈھالا جائے جس پر کئی رہنماؤں کو پابند سلاسل بھی کیا گیا۔[6]

1962ء کے عام انتخابات

جنرل ایوب خان نے 1962ء میں عام انتخابات منعقد کروائے جس میں جمعیت علماء اسلام نے بھرپور انداز میں حصہ لیا کیونکہ اس سے پہلے حکومتی ایوانوں سے یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی کہ مذہبی جماعتیں انتخابی سیاست میں حصہ نہیں لیں گی، دوسرا یہ کہ تمام سیاسی جماعتوں کو کالعدم قرار دیا جاچکا تھا، لیکن جمعیۃ علماء اسلام نے بوجہ پابندی نظم العلماء کے پلیٹ فارم سے حصہ لیا۔ اس وقت مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان الگ الگ

---

[4] Durrānī, Muḥammad Riyāḍ. *Ḍarb-i Darwesh*. Lāhaur: Jamʿiyyat Publications, 2000, 44.
[5] Kamāl, Doktor Aḥmad Ḥusayn. *ʿAhd-Sāz Qiyādat: Tārīkh Jamʿiyyat ʿUlamāʾ Islām 1970 se 1973*. Lāhaur: Jamʿiyyat Publications, 2001, 70.
[6] ʿUs̱mānī, Ḥāfiẓ Mūʾmin Khān. *Qāʾidīn-i Jamʿiyyat kā Tārīkhī Kirdār*. Lāhaur: Maktaba al-Ḥasan, 2016, 349.

صوبے تھے۔ مولانا مفتی محمود قومی اسمبلی کے ممبر اور مولانا غوث ہزاروی صوبائی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے اہم ارکان کا ایوان میں پہنچنا بہت بڑی کامیابی تھی جنھوں نے پارلیمنٹ میں نفاذِ اسلام کا جھنڈا بلند کیا۔[7]

1970ء کے عام انتخابات

1970ء کے انتخابات میں تمام سیاسی جماعتوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جس میں جمعیۃ علماء اسلام نے عام انتخابات میں منظم انداز میں الیکشن مہم چلائی اور سات سیٹوں پر کامیابی حاصل کی اور تیرہ لاکھ 15 ہزار 71 ووٹ حاصل کیے۔ جمعیۃ علماء اسلام کی ٹکٹ پر مولانا عبد الحق، مولوی عبد الحکیم، مولانا غوث ہزاروی، مولوی نعمت اللہ، مولانا مفتی محمود، مولانا صدر الشہید اور مولانا عبد الحق نے اپنے اپنے حلقوں میں کامیابی حاصل کی۔[8] ان انتخابات میں ذوالفقار علی بھٹو نے چھ نشستوں سے حصہ لیا جس میں واحد نشست مولانا مفتی محمود سے ہارے جو کہ جمعیت علماء اسلام کی سیاسی حکمت عملی کی کامیابی کی واضح مثال ہے۔[9]

تحریک ختم نبوت 1974ء

فتنہ قادیانیت کے خلاف علماء حق ابتداء ہی سے صف آراء تھے لیکن 22 مئی 1974ء کو نشتر میڈیکل کالج کے طالب علموں کا ختم نبوت کا نعرہ لگانے پر ربوٰہ ریلوے اسٹیشن پر قادیانیوں نے 20 مئی کو حملہ کیا اور طالب علموں کو زدو کوب کیا۔ اس پر عوام مشتعل ہوگئے اور پورے ملک میں عوام نے مرزائیت کے خلاف تحریک شروع کی۔ مفتی محمود اس وقت ایم این اے تھے۔ اپوزیشن نے تحقیقات کا مطالبہ کیا اور تحریک التواء پیش کی، لیکن مسترد ہوگئی۔ لاہور میں اٹھارہ دینی سیاسی جماعتوں کا مشترکہ اجلاس ہوا اور قادنیوں کے اقتصادی بائیکاٹ کا فیصلہ کیا گیا۔ جولائی میں حکومت اور اپوزیشن کی مشترکہ کمیٹی قائم کی گئی۔ مرزا ناصر نے عدالت اور قومی اسمبلی میں بیان قلمبند کروایا۔ عدالتی ٹربیونل نے 112 صفحات کی رپورٹ جمع کروائی۔ آخر کار 7 ستمبر 1974ء کو قادیانیوں کو متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔[10] تحریک ختم نبوت میں تمام دینی سیاسی جماعتوں نے بھرپور حصہ لیا۔ جمعیت علماء اسلام کی طرف سے نمائندگی مولانا مفتی محمود اور مولانا غلام غوث ہزاروی نے کی۔[11]

1977ء کے عام انتخابات

وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے 1977ء مارچ میں انتخابات کے انعقاد کا اعلان کیا جو کہ پیپلز پارٹی کے سیاسی مقاصد کے حصول کے لیے ضروری تھا کیونکہ آئینی طور پر تقریباً ڈیڑھ سال قبل الیکشن کروانا صحیح نہ تھا۔ حزب اختلاف کی جماعتوں نے سیاسی اتحاد "قومی اتحاد" تشکیل دے دیا جس میں جماعتِ اسلامی، جمعیت علماء اسلام اور جمعیت علماء پاکستان کے علاوہ دیگر جماعتیں بھی شامل تھیں اس اتحاد کی صدارت مولانا مفتی محمود کے حصہ

---

[7] Kamāl, Doktor Aḥmad Ḥusayn. *ʿAhd-Sāz Qiyādat: Tārīkh Jamʿiyyat ʿUlamāʾ Islām 1947 se 1974*. Lāhaur: Jamʿiyyat Publications, 2001, 80.
[8] Election Commission of Pakistan. *Report on the General Election 1970*. Islāmābād: Election Commission of Pakistan, 1970. https://www.ecp.gov.pk/Documents/GE%2007-12-1970.pdf.
[9] Akbarī, *Asāṭīn-i Millat*, 369.
[10] ʿAbd al-Qayyūm, Shaykh. *Maulānā Faḍl al-Raḥmān kā Siyāsī Safar*. Talagang: Maktaba Fārūqiyya, 1999, 35.
[11] Qurayshī, Muḥammad Fārūq. *Afkār-i Muḥammad*. Karāchī: Muftī Maḥmūd Academy, 2017, 430.

میں آئی۔[12] انتخابات کے نتائج پر تمام جماعتیں دنگ رہ گیئں کیونکہ اس میں پیپلزپارٹی نے 155 اور قومی اتحاد نے 36 نشستوں پر کامیابی حاصل کی۔ جس پر دھاندلی کے الزامات لگائے گے اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کا بائیکاٹ کر دیا گیا۔ ملک میں حالات کی خرابی ہنگاموں اور ہڑتالوں سے پہیہ جام کر دیا جس پر حکومت نے طاقت کا اور پھر مفاہمت کا راستہ اپنایا اور آخرکار مذاکرات کی میز پر پہنچ گئی لیکن اس وقت دیر ہو چکی تھی اور ان مذاکرت کی کامیابی کے چند گھنٹوں کے بعد ملک میں مارشل لاء لگا دیا گیا۔[13]

مبحثِ دوم: تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ

مارچ 1977ء میں وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے عام انتخابات کا اعلان کیا، تو نو بڑی سیاسی جماعتوں نے مل کے پاکستان قومی اتحاد کے نام سے اتحاد قائم کیا جس میں جماعتِ اسلامی، مسلم لیگ، پاکستان جمہوری پارٹی، جمیعت علمائے اسلام، جمیعت علمائے پاکستان اور خاکسار تحریک وغیرہ شامل تھیں۔ انتخابات میں دھاندلی پر پاکستان قومی اتحاد نے صوبائی اسمبلی کے انتخابات کا بائیکاٹ کر دیا اور اس تحریک کا نام تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ رکھا گیا اور نفاذ نظام مصطفیٰ ﷺ کا مطالبہ زور پکڑ گیا۔ 1977ء میں سرحد اسمبلی کا گھراؤ کیا گیا جس میں جمیعت علماء اسلام کی قیادت پیش پیش تھی۔ اس تحریک کے دوران مفتی محمود کی قیادت میں اتحاد نے ذوالفقار علی بھٹو سے مذاکرات کیے۔ 32 میں سے 31 مطالبے مان لیے گئے۔[14] انتخابات دوبارہ کرانے کا مطالبہ بھی مان لیا گیا لیکن دستخط سے پہلے ہی مارشل لاء لگا دیا گیا۔[15]

ضیاء الحق کا مارشل لاء اور جمعیۃ علماء اسلام

ضیا الحق کے مارشل لاء پر حکومتی سرپرستی میں کچھ علماء کرام نے کہنا شروع کر دیا کہ اسلام میں انتخابات نہیں ہیں، کسی نے کہا دوبارہ پیپلز پارٹی آجائے گی جبکہ جمیعت علماء اسلام کا مؤقف یہی تھا کہ بھٹو کے ساتھ اختلاف انتخابات پر تھا۔ اس لیے یہ فیصلہ عوام پر چھوڑ دیا جائے کہ وہ کس کو منتخب کرتے ہیں۔ لیکن پھر جمعیۃ علماء اسلام بھی مصالحت کے تحت آمریت کا حصہ بن گئی تاکہ انتخابات کے لیے حالات سازگار ہو جائیں۔ قومی اتحاد نے وزارتیں بھی حاصل کیں اور مطالبہ جاری رکھا کہ ملک میں شرعی احکامات کا نفاذ کیا جائے، لیکن ضیاء الحق انتخابات ملتوی کرتے رہے اور سیاسی جماعتوں پر پابندی عائد کر دی اس پر جمعیۃ علماء اسلام نے بغاوت کر دی جیسے ہی انتخابات کا اعلان ہوا جمعیۃ نے حکومت سے علیحدگی اختیار کر لی۔[16]

1985ء کے عام انتخابات

جنرل ضیاء الحق نے 1985ء میں غیر جماعتی بنیادوں پر کرانے کا اعلان کیا جس کی وجہ یہ بیان کی گئی کہ ملک سے موروثی سیاست کا خاتمہ ہو گا اور عام لوگ حکومت سازی کے عمل میں شریک ہو سکیں گے۔ ایم آر ڈی کا اجلاس ایبٹ آباد میں طلب کیا گیا مولانا فضل الرحمن ان دنوں جیل میں تھے اس لیے وہاں سے شرکت کی اور جمعیت کے رہنماؤں سے مشورے کا موقع نہ ملا، لیکن آپ نے جمعیت کی طرف سے یہ مشورہ دیا کہ ان انتخابات

---

[12] ʿUs̱mānī, *Qāʾidīn-i Jamʿiyyat kā Tārīkhī Kirdār*, 443.
[13] Ṭufayl Muḥammad, Miyān. *Jamāʿat-i Islāmī kī Dastūrī Jidd-o-Jahd*. Lāhaur: Idāra Maʿārif Islāmī, 2014, 256.
[14] ʿUs̱mānī, *Qāʾidīn-i Jamʿiyyat kā Tārīkhī Kirdār*, 447.
[15] Ibid., 258.
[16] Qurayshī, *Afkār-i Muḥammad*, 439.

میں حصہ لینا چاہیے، نہیں تو مارشل لاء کے حمایتی پارلیمنٹ میں پہنچ جائیں گے۔ چونکہ ایم آرڈی کی اکثریت نے غیر جماعتی انتخابات کے بائیکاٹ کے حق میں ووٹ دیا اس لیے جمعیت علماء اسلام کو اس فیصلہ سے اتفاق کرنا پڑا جس کے نتیجہ میں غیر سیاسی لوگ ایوان میں پہنچے اور آج تک اقتدار پر قابض ہیں۔ محمد خان جونیجو وزیر اعظم بنے اور اپریل 1988ء میں گول میز کانفرنس منعقد کروائی جس میں مولانا فضل الرحمن نے شرکت کی اور واضح کیا کہ اس حکومت کی حیثیت متنازعہ ہے لیکن قومی سلامتی کا مسئلہ تھا اور افغانستان پر بحث ہوئی اور جمعیت علماء اسلام نے اپنا موقف بیان کیا کہ یہ افغانستان کا داخلی مسئلہ ہے اس لیے ان کی عوام پر چھوڑ دینا چاہیے۔[17]

1988ء کے عام انتخابات

جنرل اسلم بیگ کی جانب سے 1988ء کے عام انتخابات کا اعلان کیا جس کے مطابق 16 نومبر کو قومی اور 19 نومبر کو صوبائی انتخابات منعقد کروائے گئے۔ جس میں جمعیت علماء اسلام نے انفرادی طور پر حصہ لیا اور قومی اسمبلی کی 38 نشستوں پر امیدواروں کو ٹکٹ جاری کیا۔ جبکہ دیگر اہم جماعتوں نے آئی جے آئی کے نام سے اتحاد قائم کرکے حصہ لیا۔ جمعیت نے تین لاکھ ساٹھ ہزار ایک سو چھبیس ووٹ لئے۔ جمعیت علماء اسلام کے سات اراکین حاجی محمد احمد، مولانا فضل الرحمن، مولوی علی اکبر، حافظ حسین احمد، مولوی عبدالغنی، مولوی محمد خان شیرانی اور مولوی محمد صدیق ایوان میں پہنچے اور نفاذِ اسلام کے لیے جدوجہد کی۔ اس طرح صوبائی انتخابات میں بلوچستان اسمبلی میں نو(9) اراکین ایوان کا حصہ بنے۔ اسی طرح صوبہ سرحد میں دو صوبائی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے جبکہ سندھ اور پنجاب سے کوئی سیٹ جمعیت کے حصہ میں نہ آئی۔[18]

1990ء کے عام انتخابات

جمعیت علماء اسلام نے 1990ء کے قومی انتخابات میں حصہ لیا اور قومی اسمبلی کی 51 سیٹوں پر اپنے امیدوار نامزد کئے۔ ان انتخابات میں جمعیت علماء اسلام نے کل چھ لاکھ 22 ہزار 214 ووٹ حاصل کیے۔[19] جبکہ جمعیت کے چھ امیدوار مولوی حسن جان، مولوی علی اکبر، عالم زیب خان، مولوی محمد خان شیرانی اور مولوی محمد صدیق شاہ کامیاب ہو کر ایوان میں اپنی جماعت کی نمائندگی کرتے رہے۔ مولانا فضل الرحمن ان عام انتخابات میں کامیاب نہ ہوسکے بلکہ چار سابق ایم این اے اپنی سیٹیں ہار گئے۔ اس طرح صوبائی انتخابات میں بلوچستان سے چھ اور صوبہ سرحد سے ایک امیدوار کامیاب ہوا۔ بنیادی طور پر جمعیت علماء اسلام کے ووٹ بنک میں اضافہ ہوا۔[20]

---

[17] ʿAbd al-Qayyūm, *Maulānā Faḍl al-Raḥmān kā Siyāsī Safar*, 55.
[18] Election Commission of Pakistan. *Report on the General Election 1988, Vol. I*. Islāmābād: Election Commission of Pakistan, 1988, 200.
https://www.ecp.gov.pk/Documents/GE%201972-1997.pdf.
[19] Election Commission of Pakistan. *Report on the General Election 1990, Vol. I*. Islāmābād: Election Commission of Pakistan, 1990, 191.
https://www.ecp.gov.pk/ge/General%20Elections%201990%20Vol-I%20Report.pdf (accessed July 26, 2020, 9:36 p.m.).
[20] ʿAbd al-Qayyūm, *Maulānā Faḍl al-Raḥmān kā Siyāsī Safar*, 69.

جمعیۃ علماء اسلام کا انتخابی نظام پر عدم اعتماد

1990ء کی دہائی میں جمعیۃ علماء اسلام کے بعض حلقوں میں انتخابات سے دستبردار ہونے کی تجاویز پیش کی گئیں اور انتخابی سیاست کی بجائے انقلابی طریقہ اپنایا جائے۔1990ء میں جمعیۃ علماء اسلام کی شوریٰ میں بھی اس پر بات ہوئی لیکن مسئلہ کارکنوں کو مطمئن کرنا تھا، دوسری طرف جمہوریت کے نام پر ہر دو تین سال بعد الیکشن اور ایجنسیوں کا دینی جماعتوں کے انتخابی نتائج پر اثر انداز ہونا بھی ایک وجہ تھی۔ 1996ء اور 1997ء میں مرکزی مجلس عمومی کے اجلاس میں بھی اس پر بحث ہوئی جس میں مولانا فضل الرحمن کو اختیار دے دیا گیا۔ مولانا فضل الرحمن نے اکابرین کو خط لکھے اور مشورہ طلب کیا گیا جس پر 1997ء اکتوبر میں مینارِ پاکستان کے سایے میں جمعیۃ علماء اسلام نے انتخابی سیاست سے دستبردار ہونے کا اعلان کر دیا اور ضمنی انتخابات اور بلدیاتی انتخابات میں حصہ نہ لیا۔ نائن الیون کے بعد عالمی و ملکی حالات نے ایسی کروٹ لی کہ جمعیۃ علماء اسلام کو اپنے فیصلہ پر رجوع کرنا پڑا تا کہ آئینی طریقہ سے تحفظ اسلام و پاکستان کے ساتھ نفاذِ اسلام کے لیے کام کیا جا سکے۔[21]

1993ء کے عام انتخابات

نواز شریف کی حکومت کے خاتمہ پر نئے انتخابات کا اعلان ہوا تو پاکستان کی مذہبی جماعتوں نے ایک پلیٹ فارم سے الیکشن میں حصہ لینے کے لیے اتحاد پر زور دیا اور کوشش کی، لیکن ایک کی بجائے کئی اتحاد بنے جس میں جماعتِ اسلامی نے اسلامک فرنٹ کے نام سے انتخابات میں حصہ لیا ۔جمعیت علماء اسلام سمیع الحق نے متحدہ دینی محاذ بنا لیا جبکہ جمعیت علماء اسلام فضل الرحمن اور جمعیت علماء پاکستان نورانی نے مل کر اسلامی جمہوری اتحاد کے فورم سے انتخابات میں حصہ لیا۔ اسلامی جمہوری اتحاد نے قومی اسمبلی کے 52 حلقوں سے اپنے امیدواروں کو میدان میں اتارا۔[22] ان انتخابات میں اس اتحاد نے کل چار لاکھ 80 ہزار 99 ووٹ حاصل کئے اور چار امیدوار قاضی فضل اللہ، مولانا فضل الرحمن، حاجی گل محمد دمڑ اور مولوی عبد الغفور حیدری کامیاب ہو کر قومی اسمبلی میں پہنچے جبکہ صوبہ سرحد میں ایک اور صوبہ بلوچستان میں تین اراکین کامیاب ہو کر رکن صوبائی اسمبلی بنے۔[23]

1993ء کے صدارتی انتخابات

1993ء کے صدارتی انتخابات میں جمعیت علماء اسلام نے پاکستان پیپلز پارٹی سے معاہدہ کیا اور فاروق احمد خان لغاری کو ووٹ دیا اور وہ وسیم سجاد کے مقابلہ میں کامیاب ہوئے۔[24]

---

[21] ʿUs̱mānī, Ḥāfiẓ Mūʾmin Khān. *Maulānā Faḍl al-Raḥmān: Shakhṣiyyat va Kirdār*. Lāhaur: Maktaba al-Ḥasan, 2017, 281.

[22] ʿAbd al-Qayyūm, *Maulānā Faḍl al-Raḥmān kā Siyāsī Safar*, 97.

[23] Election Commission of Pakistan. *Members of the National Assembly (1972–1997)*. Islāmābād: Election Commission of Pakistan, n.d. https://www.ecp.gov.pk/Documents/GE%201972-1997.pdf (accessed July 26, 2020, 8:36 p.m.).

[24] ʿAbd al-Qayyūm, *Maulānā Faḍl al-Raḥmān kā Siyāsī Safar*, 99.

1997ء کے عام انتخابات

صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان فاروق احمد خان لغاری نے 5 نومبر 1996ء کو دستور پاکستان کے آرٹیکل 58(2)بی کے تحت اپنے صدراتی اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے اسمبلی توڑ دی اور فروری 1997ء میں نئے انتخابات کے انعقاد کا اعلان کر دیا جس پر سپیکر قومی اسمبلی سید یوسف رضا گیلانی نے سپریم کورٹ آف پاکستان سے رجوع کی، الیکن پٹیشن مسترد کر دی گئی۔[25] اس طرح تین فروری 1997ء کو قومی وصوبائی اسمبلی کے انتخابات ایک ہی دن منعقد کا اعلان الیکشن کمیشن نے کر دیا۔ جمعیت علماء اسلام نے قومی اسمبلی کی کل 217 سیٹوں میں سے 35 پر اپنے امیدوار کھڑے کئے۔ جمعیت علماء اسلام نے کل تین لاکھ 25 ہزار 910 ووٹ حاصل کیے جن میں سے دو رکن مولانا عبد الغنی اور مولوی محمد خان شیرانی کامیاب ہو کر قومی اسمبلی میں پہنچے اور جمعیت علماء اسلام کی پالیسی کے مطابق نفاذِ اسلام کی کوشش جاری رکھی۔[26]

1997ء کے صدارتی انتخابات

جمیۃ علماء اسلام نے 1997ء میں صدارتی انتخابات میں حصہ لینے کے لیے مجلس عاملہ کا اجلاس بلایا جس میں ملکی سیاسی حالات کا بغور جائزہ لیا گیا۔ کافی بحث و مباحثہ کے بعد جمعیت نے صدارتی انتخابات میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا جس میں مولانا محمد خان شیرانی کو صدارتی امیدوار منتخب کیا گیا۔ محمد رفیق تارڑ اور آفتاب شعبان میرانی بھی مقابلے میں تھے۔ محمد رفیق تارڑ صدر منتخب ہوئے جبکہ مولانا محمد کان شیرانی نے 27 ووٹ لیے۔[27]

2002ء کے عام انتخابات

جنرل پرویز مشرف کے مارشل لاء میں جب انتخابات کا اعلان ہوا تو دینی جماعتوں نے مل کر متحدہ مجلس عمل کے پلیٹ فارم سے حصہ لینے کا اعلان کیا۔ یہ اتحاد جنوری 2002ء میں قائم ہوا جو کہ قاضی حسین احمد کی کاوشوں کا نتیجہ تھا۔ اس میں تمام دینی سیاسی جماعتیں شامل تھیں جیسا کہ جمعیت علماء اسلام کے دونوں دھڑے، جمعیت علماء پاکستان، مرکزی جمعیت اہلحدیث اور اسلامی تحریک (تحریک جعفریہ) وغیرہ۔[28] متحدہ مجلس عمل نے کل 33 لاکھ 35 ہزار چھ سو 43 ووٹ حاصل کیے۔ متحدہ مجلس عمل نے 272 سیٹوں میں سے 53 پر کامیابی حاصل کر کے اربابِ اقتدار کو بھی حیران کر دیا جبکہ صوبہ سرحد میں حکومت بنانے میں کامیاب ہوئی۔ قومی اسمبلی میں حزب اختلاف کے قائد بھی مولانا فضل الرحمن مقرر ہوئے۔ جنرل مشرف کی پالیسیوں اور وردی کے معاملہ پر ایم ایم اے میں اختلافات نے جنم لیا جو کہ آئندہ انتخابات میں قائم نہ رہ سکا۔[29]

---

[25] Ibid., 206.
[26] Election Commission of Pakistan, *Members of the National Assembly (1972–1997)* (accessed July 28, 2020, 3:30 p.m.).
[27] ʿAbd al-Qayyūm, *Maulānā Faḍl al-Raḥmān kā Siyāsī Safar*, 216.
[28] Balgan, Zabīḥ Allāh Ṣiddīq. *Pākistānī Siyāsat men Mazhabī Jamāʿaton kā Kirdār*. Lāhaur: Nigārshāt, 2019, 132.
[29] Election Commission of Pakistan. *Report on the General Election 2002, Vol. I*. Islāmābād: Election Commission of Pakistan, 2002, 186. https://www.ecp.gov.pk/ge/ge2002vol1.pdf (accessed July 27, 2020, 3:40 p.m.).

2008ء کے عام انتخابات

2018ء کے عام انتخابات سے قبل آل پارٹیز ڈیموکریٹک موومنٹ کا قیام عمل میں لایا گیا جس نے انتخابات میں بائیکاٹ کا فیصلہ کیا جس پر ایم ایم اے میں موجود جماعتوں کو تحفظات تھے، خاص طور پر جمعیۃ علماء اسلام کا موقف یہی تھا کہ بائیکاٹ کی صورت میں جہاں سیکولر جماعتوں کو فائدہ ہو گا، وہاں دینی جماعتوں کی مقبولیت میں کمی ہو گی۔ اس طرح جمعیت علماء اسلام نے 2008ء کے انتخابات میں حصہ لیا۔ عام انتخابات میں سات لاکھ 72 ہزار سات سو 98 ووٹ اور سات سیٹیں حاصل کیں۔[30]

2013ء کے عام انتخابات

جمعیت علماء اسلام نے 2013ء کے عام انتخابات میں حصہ لیا اور 15 سیٹوں پر کامیابی جبکہ چودہ لاکھ 61 ہزار تین سو 71 ووٹ حاصل کیے ہیں۔[31] جمعیت علماء اسلام کے مرکزی امیر مولانا فضل الرحمن نے تین نشستوں پر کامیابی حاصل کی البتہ انکی چھوڑی ہوئی دونوں نشستوں پر ان کے بھائی اور بیٹا ضمنی انتخاب میں کامیاب نہ ہو سکے۔[32]

2018ء کے عام انتخابات

2018ء کے عام انتخابات میں جمعیت علماء اسلام نے ایم ایم اے کے فورم سے انتخابات میں حصہ لیا جس میں جماعتِ اسلامی، مرکزی جمعیت اہل حدیث، جمعیت علماء پاکستان، جمعیت علماء اسلام اور اسلامی تحریک پاکستان شامل تھیں۔ جمعیت علماء اسلام کے امیر مولانا فضل الرحمن ایم ایم اے کے صدر اور جماعتِ اسلامی کے لیاقت بلوچ جنرل سیکرٹری بنے۔ متحدہ مجلس عمل نے کل 25 لاکھ 73 ہزار 939 ووٹ حاصل کیے اور 16 سیٹوں پر کامیابی حاصل کی ان انتخابات میں جماعتِ اسلامی کے امیر سراج الحق، جمعیت علماء اسلام کے امیر مولانا فضل الرحمن سمیت ایم ایم اے کے بڑے بڑے رہنما اپنی اپنی نشستیں بھی ہار گئے۔[33]

خلاصہ بحث

جے یو آئی نے 1945ء سے نفاذِ اسلام کو انتخابی سیاست کا محور بنایا۔ 1962ء میں پابندی کے باوجود کامیابی، 2002ء میں ایم ایم اے کی قیادت اور 2018ء تک اتحادی حکمت عملی اس کی لچک دکھاتی ہے۔ madaris سے ووٹ mobilization اور پارلیمان میں شریعت کی آواز اس کی کامیابی مگر فرقہ واریت و

---

[30] Election Commission of Pakistan. *Report on the General Election 2008*. Islāmābād: Election Commission of Pakistan, 2008, VII. https://www.ecp.gov.pk/ge/ge2008vol1.pdf (accessed July 27, 2020, 4:45 p.m.).

[31] Election Commission of Pakistan. *Report on the General Election 2013*. Islāmābād: Election Commission of Pakistan, 2013. https://www.ecp.gov.pk/Documents/General%20Elections%202013%20report/Election%20Report%202013%20Volume-I.pdf (accessed July 28, 2020, 4:07 p.m.).

[32] Balgan, *Pākistānī Siyāsat men Maẕhabī Jamāʿaton kā Kirdār*, 129.

[33] Election Commission of Pakistan. *Party Position – National Assembly 2018*. Islāmābād: Election Commission of Pakistan, 2018. https://www.ecp.gov.pk/Documents/party%20position%202018/Party%20position%20NA.jpg.

علاقائی حد اس کی ناکامی ہے۔ علامہ عثمانی کا آئینی جدوجہد کا وژن آج بھی زندہ ہے۔ نتیجہ یہ کہ مذہبی سیاست میں کامیابی کے لیے آئینی عمل، بین المذاہب اتحاد اور قومی ایشوز پر پالیسی ضروری ہے۔ جے یو آئی کا تجربہ ثابت کرتا ہے کہ غیر جمہوری راستے ناکامی کا باعث بنتے ہیں۔

تجاویز و سفارشات

* جے یو آئی قومی سطح پر بین المذاہب اتحاد قائم کرے تاکہ فرقہ وارانہ ووٹ بینک سے نکل کر وسیع تر پذیرائی حاصل ہو۔
* انتخابی منشور میں معاشی، تعلیمی اور خارجہ پالیسی پر واضح لائحہ عمل شامل کیا جائے نہ کہ صرف نفاذِ اسلام تک محدود رہے۔
* madaris نیٹ ورک کو جدید تعلیم و ووکیشنل ٹریننگ سے جوڑا جائے تاکہ نوجوان ووٹرز میں شعور بیدار ہو۔
* پارلیمانی کمیٹیوں میں فعال شرکت یقینی بنائی جائے تاکہ قانون سازی پر حقیقی اثر ہو نہ کہ صرف احتجاج۔
* ڈیجیٹل میڈیا اور یوتھ ونگ کو مضبوط کیا جائے تاکہ 21ویں صدی کے چیلنجز (سوشل میڈیا، گلوبلائزیشن) سے نمٹا جا سکے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کتابیات/Bibliography

* ʿAbd al-Qayyūm, Shaykh. *Maulānā Faḍl al-Raḥmān kā Siyāsī Safar*. Talagang: Maktaba Fārūqiyya, 1999.
* Akbarī, Maulānā Doktor ʿAbd al-Ḥakīm. *Asāṭīn-i Millat: Mūʾassasīn va Qāʾidīn-i Jamʿiyyat ʿUlamāʾ 1919 ta 2017*. Karāchī: Muftī Maḥmūd Academy, n.d.
* Balgan, Zabīḥ Allāh Ṣiddīq. *Pākistānī Siyāsat men Mazhabī Jamāʿaton kā Kirdār*. Lāhaur: Nigārshāt, 2019.
* Durrānī, Muḥammad Riyāḍ. *Ḍarb-i Darwesh*. Lāhaur: Jamʿiyyat Publications, 2000.
* Election Commission of Pakistan. *Members of the National Assembly (1972–1997)*. Islāmābād: Election Commission of Pakistan, n.d. https://www.ecp.gov.pk/Documents/GE%201972-1997.pdf.
* Election Commission of Pakistan. *Party Position – National Assembly 2018*. Islāmābād: Election Commission of Pakistan, 2018. https://www.ecp.gov.pk/Documents/party%20position%202018/Party%20position%20NA.jpg.
* Election Commission of Pakistan. *Report on the General Election 1970*. Islāmābād: Election Commission of Pakistan, 1970. https://www.ecp.gov.pk/Documents/GE%2007-12-1970.pdf.
* Election Commission of Pakistan. *Report on the General Election 1988*. Vol. 1. Islāmābād: Election Commission of Pakistan, 1988. https://www.ecp.gov.pk/Documents/GE%201972-1997.pdf.
* Election Commission of Pakistan. *Report on the General Election 1990*. Vol. 1. Islāmābād: Election Commission of Pakistan, 1990. https://www.ecp.gov.pk/ge/General%20Elections%201990%20Vol-I%20Report.pdf.
* Election Commission of Pakistan. *Report on the General Election 2002*. Vol. 1. Islāmābād: Election Commission of Pakistan, 2002. https://www.ecp.gov.pk/ge/ge2002vol1.pdf.
* Election Commission of Pakistan. *Report on the General Election 2008*. Islāmābād: Election Commission of Pakistan, 2008. https://www.ecp.gov.pk/ge/ge2008vol1.pdf.
* Election Commission of Pakistan. *Report on the General Election 2013*. Islāmābād: Election Commission of Pakistan, 2013. https://www.ecp.gov.pk/Documents/General%20Elections%202013%20report/Election%20Report%202013%20Volume-I.pdf.

* Faḍl Allāh, Qāḍī. *Jamʿiyyat ʿUlamāʾ Islām: Taʿrīf aur Taʿāruf*. Swābī: Maktaba Shaykh al-Hind, 2017.
* Hazarvī, Maulānā Muḥammad Sharīf. *Jamʿiyyat ʿUlamāʾ Islām ke Aghrāḍ va Maqāṣid Qurʾān va Sunnat kī Roshnī men*. Lāhaur: Jamʿiyyat Publications, 2011.
* Kamāl, Doktor Aḥmad Ḥusayn. *ʿAhd-Sāz Qiyādat: Tārīkh Jamʿiyyat ʿUlamāʾ Islām 1947 se 1974*. Lāhaur: Jamʿiyyat Publications, 2001.
* Kamāl, Doktor Aḥmad Ḥusayn. *ʿAhd-Sāz Qiyādat: Tārīkh Jamʿiyyat ʿUlamāʾ Islām 1970 se 1973*. Lāhaur: Jamʿiyyat Publications, 2001.
* Qurayshī, Muḥammad Fārūq. *Afkār-i Muḥammad*. Karāchī: Muftī Maḥmūd Academy, 2017.
* Ṭufayl Muḥammad, Miyān. *Jamāʿat-i Islāmī kī Dastūrī Jidd-o-Jahd*. Lāhaur: Idāra Maʿārif Islāmī, 2014.
* ʿUs̱mānī, Ḥāfiẓ Mūʾmin Khān. *Maulānā Faḍl al-Raḥmān: Shakhṣiyyat va Kirdār*. Lāhaur: Maktaba al-Ḥasan, 2017.
* ʿUs̱mānī, Ḥāfiẓ Mūʾmin Khān. *Qāʾidīn-i Jamʿiyyat kā Tārīkhī Kirdār*. Lāhaur: Maktaba al-Ḥasan, 2016.